رسول اللہ ﷺ کا لباس مبارک

سید مبشر علی *
مبصرہ مبشر **

لباس اللہ تعالی کی طرف سے عنایت کردہ اکرامات وانعامات میں سے ایک ہے۔لباس بنی نوع انسان کے لیے زیب وزینت کا اہم ذریعہ، شرم حیا اور حفاظت کا بہترین جامہ ہے۔ اپنی اس عظیم نعمت کا باری تعالی نے قرآن مجید میں بطور خاص ذکر یوں فرمایا:

يَابَنِي آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا (الأعراف:۲۶)

اے اولاد آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس نازل کیا ہے جو کہ تمہاری ستر پوشی اور زینت کا ذریعہ ہے۔

زیر نظر مقالہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے لباس مبارک پر بحث کریں گے جس کی تفصیلات کتب حدیث وسیرت میں آئی ہیں۔ نیز صحابہ کرام نے بھی آپ کا معمول بیان کیا ہے۔

لباس مبارک سے مراد وہ سلے یا ان سلے کپڑے ہیں جو رحمت دو عالم ﷺ کے جسم اطہر سے چھوئے۔ پیش نظر مقالے میں احادیث صحیحہ کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کے ملبوسات کی تفصیلات مع اختصار بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ مفردات لباس کی لغۃ وضاحت بھی کی گئی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے ملبوسات کے اجزاء:

ازار: ”ازار وہ کپڑا ہوتا ہے جو جسم کے نچلے نصف حصے پر پہنا جاتا ہے“ (۱) یعنی ناف سے لے کر نصف پنڈلی یا اس سے آگے تک۔ ”نبی کریم ﷺ کا ازار یمن، عمان کا تیار شدہ تھا۔اس کی لمبائی چار ذراع اور ایک بالشت، چوڑائی دو ذراع اور ایک بالشت تھی۔“ (۲)

رداء (چادر): ”عام طور پر رداء ناف سے اوپر والے حصے کندھوں سمیت ڈھانپنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔“ (۳) ”نبی کریم ﷺ کی رداء کی لمبائی چار ذراع اور چوڑائی دو ذراع ایک بالشت تھی۔“ (۴) ”آپ کی رداء کی قیمت ایک دینار (چار درھم) کے برابر تھی۔“ (۵)

قمیص: ”جلد کو ڈھانپنے کے لئے پہنے جانے والے اندرونی لباس (یعنی جلد کے ساتھ منسلک لباس) کو قمیص کہتے ہیں۔“ (۶) علامہ عظیم آبادی قمیص کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”آستینوں اور گلے والا سلائی شدہ لباس قمیص کہلاتا ہے۔“ (۷) ”نبی کریم ﷺ کی قمیص روئی کی تھی اور لمبائی میں کم تھی“ (۸)

حلہ: ”دو ایک جیسی دھاری دار چادروں کو حلہ کہتے ہیں۔“ (۹) بقول امام نووی: ”حلہ ازار اور چادر کو کہتے ہیں۔“ (۱۰) ”نبی کریم ﷺ نے ایک حلہ انتیس اوقیہ میں خریدا۔“ (۱۱) ”سرخ حلہ سے مراد سرخ خطوط (لائنوں) والی دو یمنی چادریں ہیں جن میں سیاہ خطوط (لائنیں) بھی ہوتے تھے۔“ (۱۲)

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ شماریات، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج بھکر، پاکستان۔
** سکالر شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج برائے خواتین، بھکر، پاکستان۔

خمیصۃ: امام ابن اثیر لکھتے ہیں: ''سلک یا اونی منقش کپڑے کو خمیصۃ کہتے ہیں۔اسے اسی صورت میں خمیصۃ کہیں گے جب اس کا رنگ سیاہ ہو اور اس میں نشانات بنے ہوں۔'' (۱۳) علامہ عظیم آبادی لکھتے ہیں: ''اون وغیرہ سے تیار شدہ سیاہ مربع نما چادر جو دونوں اطراف سے منقش ہو خمیصۃ کہلاتی ہے۔'' (۱۴)

ما قبل بعثت نبی کریم ﷺ کے لباس مبارک کا تذکرہ:

نبوت سے سرفراز ہونے سے پانچ برس قبل نبی کریم ﷺ بنائے کعبۃ اللہ میں سرداران قریش کے ہمراہ شریک ہوئے۔اس وقت نبی کریم ﷺ نے اپنے جسم مبارک پر ازار یعنی تہبند باندھا ہوا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

لَمَّا بُنِيَتِ الكَعْبَةُ، ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلاَنِ الحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ للنبیﷺ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الحِجَارَةِ، فَخَرَّ إِلَى الأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ(۱۵)

''جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم ﷺ اور حضرت عباسؓ اس کے لئے پتھر ڈھو رہے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اپنا ازار گردن پر رکھ لو، اس طرح پتھر (کی خراش لگنے) سے بچ جاؤ گے۔آپ نے جب ایسا کیا، آپ زمین پر گر پڑے اور آپ کی نگاہ آسمان پر گڑ گئی، جب ہوش آیا تو آپ نے اپنے چچا سے فرمایا: میرا ازار لاؤ، میرا ازار، پھر آپ نے اپنا ازار خوب مضبوطی سے باندھ لیا۔''

قرآن حکیم میں رسول اللہ ﷺ کے دثار کا ذکر:

''دثار اس کپڑے کو کہتے ہیں جو اندرونی کپڑوں (مثلاً قمیص وغیرہ) کے اوپر پہنا جاتا ہے۔'' (۱۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وحی رک جانے کے عرصے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ»، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: '' فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا، فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَفَاهْجُر (۱۷)

''میں ایک مرتبہ جارہا تھا کہ میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہی فرشتہ (جبریل) جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان وزمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا۔ میں یہ منظر دیکھ کر گھبرا گیا مجھ پر ہیبت طاری ہو گئی۔ پھر میں لوٹ کر گھر آیا تو میں نے کہا مجھے کپڑا اوڑھا دو، مجھے کپڑا اوڑھا دو تو مجھے گھر والوں نے کپڑا اوڑھا دیا، پھر اللہ تعالی نے یہ آیات نازل فرمائیں: اے کپڑا لپیٹنے والے! اٹھ اور خبردار کردے۔اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کر۔اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھ۔اور ناپاکی سے الگ تھلگ رہ۔''

''مدثر صیغہ اسم فاعل ہے، باب تفعل سے ہے۔یہ اصل میں متدثر تھا۔ صرفی قاعدے کے تحت، ت کے دال میں ادغام کرنے اور دال کو مشدد کرنے کے بعد مدثر ہو گیا۔ جس کے معنی کپڑا لپیٹنے والے کے ہیں۔'' (۱۸)

چونکہ نزول وحی کے وقت نبی کریم ﷺ کپڑا لپیٹے ہوئے تھے، لہٰذا اللہ تعالی نے لطیف انداز خطاب اپناتے ہوئے آپ ﷺ کی حالت کے مطابق اس وصف سے موصوف فرمایا اور منصب رسالت کے فرائض سے آگاہ کرتے ہوئے دیگر احکامات کے ساتھ ساتھ لباس کو پاک رکھنے حکم بھی تاکیداً فرمایا۔

بنو ہاشم قریش میں اعلیٰ نسب تھا اور اعلیٰ خاندان اپنے لباس میں صفائی کا خاص خیال رکھتے ہیں۔اس ذوق صفائی کے ساتھ حکم ربانی وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ میں پانی کے ساتھ لباس کو صاف رکھنے کا اشارہ امام ابن کثیرؒ نے ذکر فرمایا۔ گویا کہ لباس کی صفائی کی آخری حد نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ کا حصہ تھی۔

رسول اللہ ﷺ کے عمامہ کا بیان:

''سر پر لپیٹے جانے والے کپڑے کو عمامہ کہتے ہیں۔'' (۱۹)

یعنی جس کپڑے سے سر ڈھانپا جائے چاہے پگڑی ہو خمار ہو یا رومال وغیرہ ہو۔ حضرت بلال بیان کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ(۲۰)

''نبی کریم ﷺ نے موزوں اور خمار (سر پر اوڑھے ہوئے کپڑے) پر مسح فرمایا۔''

حضرت عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

رَأَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْقَانِيَّةً(۲۱)

''میں نے نبی کریم ﷺ کو سیاہی مائل عمامہ پہنے دیکھا۔''

''سیاہی مائل عربی میں لفظ حَرْقَانِيَّةً استعمال فرمایا گیا ہے جو حرق سے ہے۔اس کے معنی آگ میں جلنا ہے۔ گویا ایسا رنگ جو آگ میں جلی ہوئی چیز کے رنگ جیسا ہو۔اسے سیاہی مائل کہا گیا ہے کیونکہ ضروری نہیں، وہ خالص سیاہ ہو۔'' (۲۲) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَأَنِّي أَنْظُرُ السَّاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ(۲۳)

''گویا کہ اس وقت میں نبی کریم ﷺ کو منبر پر جلوہ افروز دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ سیاہ پگڑی پہنے ہوئے ہیں اور آپ نے اس کا شملہ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا رکھا ہے۔''

فتح مکہ کے موقع پر:

خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ المِغْفَرُ(۲۴)

''نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے روز (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے جبکہ آپ کے سر پر آہنی خود تھی۔''

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ(۲۵)

''نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے روز (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے جبکہ آپ سیاہ پگڑی پہنے ہوئے تھے۔''

رسول اللہ ﷺ کے محبوب ملبوسات:

احادیث مبارکہ سے یہ راہنمائی ملتی ہے کہ نبی کریمؐ دو قسم کے ملبوسات کو زیادہ پسند فرمایا ہے۔ان دو ملبوسات، قمیص اور حبرۃ کی تفصیل ذیل میں پیش کی گئی ہے۔ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں:

كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القَمِيصُ (۲۶)

''رسول اللہ ﷺ کو سب کپڑوں سے زیادہ قمیص پسند تھی۔''

قمیص مبارک کی آستین:

سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں:

كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الرُّسْغِ(۲۷)

''رسول اللہ ﷺ کی آستین کلائی تک ہوتی تھی۔''

''الرُّسغ اس جوڑ کو کہتے ہیں جو کلائی اور ہتھیلی کے درمیان یا قدم اور پنڈلی کے درمیان ہوتا ہے۔'' (۲۸)

حضرت معاویہ بن قرۃؓ اپنے والد قرۃ بن ایاسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ وَإِنَّ زِرَّ قَمِيصِهِ لَمُطْلَق(۲۹)

''میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی اس بیعت کی اس وقت آپ کی قمیص مبارک کا بٹن کھلا ہوا تھا۔''

دھاری دار یمنی چادر:

خادم رسول انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةُ (۳۰)

''رسول اللہ ﷺ کو لباس میں سب سے زیادہ دھاریوں والی یمنی چادر پسند تھی۔''

صاحب لسان لکھتے ہیں: ''حِبَرۃ یمن میں تیار کردہ چادروں کی ایک قسم ہے جو کہ دھاریوں والی ہوتی ہے۔'' (۳۱) حافظ ابن حجر کے نزدیک حِبَرۃ سبز دھاری دار منقش چادر ہے۔ (۳۲)

رسول اللہ ﷺ کی شلوار کا بیان:

نبی کریم ﷺ بالعموم ازار پہنتے تھے، شلوار کے بارے میں بھی ذکر ملتا ہے۔ انصار صحابہ کرام کی ایک جماعت نے جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اہل کتاب شلوار کا تو استعمال کرتے ہیں لیکن ازار نہیں پہنتے، تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

تَسَرْوَلُوا وَائْتَزِرُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ(۳۳)

''شلواریں پہنو اور تہبند بھی اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔''

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ(۳۴)

''نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے شلوار کا سودا کیا۔''

نبی اکرم ﷺ نے شلوار خریدی، آپ کا غالب لباس ازار تھا۔

نبی اکرم ﷺ کے جبہ کا بیان:

''وہ وسیع اور ڈھیلا لباس جو کلائیوں تک ہوتا ہے اور سامنے سے کھلا ہوتا ہے، عام طور پر لباس کے اوپر سے پہنا جاتا ہے۔'' (۳۵)

حضرت واقد بن عمرو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

وَإِنَّهُ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مَنْسُوجٌ فِيهَا الذَّهَبُ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

فَصَعِدَ المِنْبَرَ، فَقَامَ – أَوْ قَعَدَ – فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمِسُونَهَا، فَقَالُوا: مَا رَأَيْنَا كَاليَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ(۳۶)

”نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ بھیجا گیا جس میں سونے کا کام بھی تھا، نبی کریم ﷺ نے اسے پہنا پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو لوگ آپ کے جبے کو چھونے لگے اور کہنے لگے کہ ہم نے اس کے مثل کپڑا آج تک نہیں دیکھا۔“

عروہ بن مغیرہ اپنے والد مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الكُمَّيْنِ(۳۷)

”نبی کریم ﷺ نے رومی جبہ پہنا جس کی آستینیں تنگ تھیں۔“

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ، فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ، فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ(۳۸)

”رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، آپ اونی جبہ پہنے ہوئے تھے، اسے الٹ کر آپ نے اپنا چہرہ پونچھا۔“

حضرت عبد اللہ مولی سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کا ایک جبہ نکالا اور فرمایا:

هَذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ، وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ، فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا... (۳۹)

”یہ رسول اللہ ﷺ کا جبہ ہے، انہوں نے ایک طیالسی کسروانی جبہ نکالا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامن پر بھی دیباج کی بیل تھی، انہوں نے فرمایا یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، ان کی وفات کے بعد میں اسے لے آئی، نبی اکرم ﷺ اسے پہنا کرتے تھے۔“

علامہ عظیم آبادی لکھتے ہیں: ”طیالسہ موٹی چادر کو کہتے ہیں۔ طیالسی جبہ سے مراد موٹے کپڑے کا جبہ ہے۔“ (۴۰) امام نووی لکھتے ہیں: ”شاہ فارس کسری کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسے کسروانی کہا گیا ہے۔“ (۴۱) یعنی وہ جبہ فارس سے بن کر آیا تھا۔

ملبوسات مبارک کے رنگ:

سفید لباس: نبی اکرم ﷺ نے سفید رنگ کے لباس کو پسند فرمایا، اسے بہترین لباس قرار دیا اور اسے پہننے کا حکم استحبابی فرمایا۔ سفید رنگ کے لباس کی فضیلت میں متعدد احادیث وارد ہیں۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

الْبَسُوا ثِيَابَ الْبَيَاضِ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ (۴۲)

سفید لباس پہنا کرو، یہ لباس زیادہ پاکیزہ اور طیب ہے۔

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

البَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ البَيَاضَ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ (۴۳)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سفید کپڑوں کو اپناؤ، تم میں سے جو بقید حیات ہیں وہ بھی انہیں پہنیں، اور جو فوت ہو جائیں انہیں بھی سفید کپڑوں میں کفن دو، کیونکہ یہ تمھارے بہترین کپڑوں میں

سے ہیں۔"

حضرت ابوذر جب آپ کے پاس آئے تو آپ سفید چادر اوڑھے سوئے ہوئے تھے۔

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ، وَهُوَ نَائِمٌ (۴۴)

"میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا جبکہ آپ اس وقت محو استراحت تھے۔"

انتہائی تاریخی موقع پر جب مدینہ تشریف آوری ہوئی تو نئے سفید کپڑوں میں ملبوس تھے۔اور آپ ﷺ دور سے سراب کی مانند چمکتے دکھائی دیتے تھے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ المسْلِمِينَ، كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّأْمِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ،....أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ، لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ(۴۵)

"رسول اللہ ﷺ کی ملاقات سوداگر مسلمانوں کی ایک جماعت سے ہوئی جو حضرت زبیر بن عوام کی زیر قیادت ملک شام سے آرہی تھی۔ حضرت زبیرؓ نے رسول اللہ اور ابو بکرؓ کو سفید پوشاک پہنائی۔ ایک یہودی کسی کام کی خاطر اپنے قلعوں میں سے کسی قلعے پر چڑھا اس نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کو سفید لباس میں ملبوس دیکھا۔ جس قدر آپ نزدیک ہو رہے تھے اتنا ہی دور سے سراب کم ہوتا جاتا تھا۔"

رسول اللہ ﷺ نے سبز رنگ کو بھی پسند فرمایا۔ خادم رسول حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں:

كان أحب الألوان إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الخضرة(۴۶)

"رسول اللہ کا پسندیدہ رنگ سبز تھا"

بروایت ابو رمثہ انہوں نے آپ کو سبز دھاریوں والی دو یمنی چادروں میں دیکھا۔

انْطَلَقْتُ مَعَ أَبِي نَحْوَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدَيْنِ أَخْضَرَيْنِ(۴۷)

"میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، میں نے دیکھا کہ آپ نے دو سبز چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں۔"

سرخ دھاریوں والی چادریں بطور حلہ بھی استعمال فرمائیں۔ حضرت براء بن عازبؓ روایت کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوعًا، وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْهُ(۴۸)

"نبی کریم ﷺ میانہ قامت تھے، میں نے آپ کو سرخ دھاریوں والا حلہ پہنے دیکھا آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی۔"

سرخ دھاریوں والی یمنی چادر لے کر منیٰ میں خطاب فرمایا۔ حضرت عامر بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى يَخْطُبُ عَلَى بَغْلَةٍ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ(۴۹)

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو منی میں ایک خچر پر خطبہ دیتے دیکھا، آپ سرخ دھاریوں والی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔"

نبی اکرم ﷺ نے کالے بالوں والی چادر بھی استعمال فرمائی۔ سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں:

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ(۵۰)

''نبی کریم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں نکلے کہ آپ اپنے اوپر ایسی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں یا ہانڈیوں کے نقش سیاہ بالوں سے بنے ہوئے تھے۔''

اسی طرح سیاہ رنگی ہوئی اونی چادر بھی استعمال فرمائی۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں:

صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةً سَوْدَاءَ، فَلَبِسَهَا، فَلَمَّا عَرَقَ فِيهَا وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ، فَقَذَفَهَا(۵۱)

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک چادر کو سیاہ رنگ سے رنگ دیا، آپ نے اسے پہنا مگر جب پسینہ آیا تو اس میں اون کی بساند محسوس کی تو آپ نے اسے اتار دیا۔''

نبی اکرم ﷺ نے سادہ بنی ہوئی اونی چادر کو بھی بطور ازار استعمال فرمایا۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے لئے بنی ہوئی حاشیہ دار چادر تحفۃً لائی اور اس آپ کی خدمت میں عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ(۵۲)

''اللہ کے رسول ﷺ! میں نے یہ چادر اپنے ہاتھوں سے آپ کے پہننے کے لئے بنی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ضرورت مند کے طور پر وہ چادر لے لی پھر آپ اسے ازار کے طور پر باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے۔''

لباس پہننے کا طریقہ مبارک:

صحابی رسول ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ إِمَّا قَمِيصًا، أَوْ عِمَامَةً ثُمَّ يَقُولُ:اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ، وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ(۵۳)

''اللہ کے رسول ﷺ جب بھی کوئی نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اسے اس کے نام سے موسوم فرماتے، جیسے عمامہ، قمیص یا چادر، پھر یہ دعا پڑھتے: ''اے اللہ ہر قسم کی تعریف تیرے لئے ہے جس طرح تو نے مجھے یہ پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس چیز کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے کے شر اور جس چیز کے لئے یہ بنایا گیا ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔''

رسول اکرم ﷺ تحدیث نعمت کے طور پر کپڑے کا نام لیتے اور اللہ تعالی کی حمد و ثنا بیان کرتے۔ کپڑے کی بھلائی یعنی ستر پوشی، زینت، موسمی شدت سے مدافعت وغیرہ کا سوال کرتے۔ اور اس کے شر یعنی کبر و فخر، نمائش و شہرت وغیرہ سے پناہ طلب کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كان إذا اعتم سدل عمامته بين كتفيه(۵۴)

''نبی کریم ﷺ جب پگڑی باندھتے تو اس کے کنارے کو کندھوں کے درمیان لٹکاتے۔''

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ(۵۵)

''رسول اللہ ﷺ جب قمیص پہنتے تو دائیں جانب سے ابتدا کرتے۔''

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام جناب عکرمہ بیان کرتے ہیں:

رأيت ابن عباس إذا اتزرأرخى مقدم إزاره حتى تقع حاشيتاه على ظهر قدميه ويرفع الإزار مما وراءه، قال: فقلت له: لم تأتزر هكذا ؟قال:''رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتزرهذه الإزرة ''.(۵۶)

''میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا، جب وہ ازار پہنتے تو اس کا سامنے والا حصہ ڈھیلا کرتے، یہاں تک کہ اس کے کنارے پاؤں کی پشت کو چھونے لگتے، لیکن پچھلی جانب سے ازار اٹھا لیتے۔ میں نے ان سے کہا: آپ اس طرح آپ اس طرح ازار کیوں باندھتے ہیں؟انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ کو اسی طرح ازار باندھتے ہوئے دیکھا۔''

اور اسے بطور اصول سمجھایا کہ ازار کو ٹخنوں سے اوپر ہی ہونا چاہئے:

مَوْضِعُ الْإِزَارِإِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَةِ،فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ،فَإِنْ أَبَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِالسَّاقِ وَلَاحَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِي الْإِزَارِ. (۵۷)

''ازار کی جگہ نصف پنڈلی ہے، جہاں موٹا پٹھا ہوتا ہے۔اگر تو وہاں تک نہیں چاہتا تو کچھ نیچا کر لے اور اگر تو وہاں بھی نہیں رکھنا چاہتا تو پنڈلی سے نیچے کر لے۔ لیکن ازار کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں۔''

مختلف مواقعوں اور حالات کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے استعمال کردی ملبوسات کی تفصیلات بھی احادیث مبارکہ سے ملتی ہیں۔ان کا مختصراً بیان ذیل میں پیش کیا گیا ہے:

مکی زندگی کے دوران:

حضرت طارق محاربی بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – مَرَّ فِي سُوقِ ذِي الْمَجَازِ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، وَهُوَ يَقُولُ: ''يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، تُفْلِحُوا''(۵۸)

''میں نے نبی کریم ﷺ کو ذوالمجاز بازار سے گزرتے دیکھا، آپ سرخ دھاریوں والا حلہ زیب تن کئے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے: اے لوگو لا الہ الا اللہ کہہ دو، فلاح پا جاؤ گے۔''

عید کے موقع پر:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كان يلبس يوم العيد بردة حمراء (۵۹)

''نبی کریم ﷺ روز عید سرخ دھاریوں والی چادر زیب تن فرماتے۔''

حالت نماز میں لباس مبارک:

نبی کریم ﷺ نے مختلف اصناف کے لباس میں نماز ادا فرمائی۔ قیمتی ملبوسات سے لے کر سادہ کپڑوں، یہاں تک کے صرف ایک چادر میں بھی نماز ادا فرمائی۔اس صورت میں آپ چادر مخالف سمت سے کاندھوں پر ڈال لیتے۔ حضرت عمر بن ابو سلمہ بیان کرتے ہیں:

رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ أَلْقَى طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ(۶۰)

"انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ام سلمہ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا، کپڑے کے دونوں کناروں کو آپ نے دونوں کاندھوں پر ڈال رکھا تھا۔"

اسی طرح بیش قیمت ریشمی قباء میں نماز ادا فرمائی، مگر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اتار دیا اور متقین کے لئے ایسے لباس کو ناموزوں قرار دیا۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں:

أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا، كَالكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: لاَ يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ(٦١)

"نبی کریم ﷺ کو ایک ریشمی قباء (چغہ) تحفہ میں دی گئی۔ آپ نے اسے پہنا اور نماز ادا کی لیکن جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو بڑی تیزی کے ساتھ اسے اتار دیا۔ گویا آپ اسے پہن کر ناگواری محسوس کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لائق نہیں ہے۔"

ایک مرتبہ نبی اکرم نے سیاہ منقش چادر میں نماز ادا فرمائی۔ چادر کے نقش و نگار دوران نماز خشوع و خضوع میں خلل انداز ہوئے تو آپ نے اسے اتار دیا اور انبجان علاقے کی سادہ اونی چادر کو ترجیحاً استعمال کے لئے منگوایا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلاَمٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلاَمِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ:اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلاَتِي، وَأْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ(٦٢)

"نبی کریم ﷺ نے ایسی چادر میں نماز ادا کی جس میں نقش بنے ہوئے تھے۔ آپ نے ان نقوش کو ایک نظر دیکھا پھر فرمایا اسے ابو جہم کے پاس لے جاؤ اس نے تو ابھی مجھے میری نماز سے مشغول کر دیا تھا اور ابو جہم سے سادہ چادر لے آؤ۔"

اس طرح حجۃ الوداع کے بعد وادی مکہ میں سرخ دھاری دار حلہ پہن کر امامت کرائی۔ حضرت ابو جحیفہ بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى العَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ(٦٣)

"نبی کریم ﷺ سرخ دھاریوں والا حلہ زیب تن کئے، دامن اٹھائے تشریف لائے اور نیزے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔"

نبی کریم ﷺ نے اپنی آخری باجماعت نماز ایک کپڑا لپیٹ کر حضرت ابو بکر صدیق کی امامت میں ادا کی۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں:

آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ الْقَوْمِ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ(٦٤)

"آخری نماز جو رسول اللہ نے لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ وہ آپ نے حضرت ابو بکر کے پیچھے ایک کپڑے میں پڑھی تھی جسے آپ نے اپنے جسم پر لپیٹ رکھا تھا۔"

گھر میں دن کے وقت لباس مبارک:

عید الفطر کے دن آپ نے گھر (حجرہ عائشہ میں) دو چادریں (ازار اور رداء) زیب تن کی ہوئی تھیں۔ جب حضرت عائشہؓ کو حبشیوں کا (نیزے والا) کھیل دکھانے کے لئے اپنے پیچھے کھڑا کیا تو اپنی چادر مبارک سے حضرت عائشہؓ کو ستر میسر کرایا۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ، أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ(۶۵)

''ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر کھڑے دیکھا جب کہ حبشہ کے کچھ لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ اپنی چادر سے مجھے چھپا رہے تھے اور میں ان کا کھیل دیکھ رہی تھی۔''

ایک دفعہ جب حضرت علیؓ اپنی دو اونٹنیوں کی شکایت لے کر پہنچے آپ گھر (حجرہ عائشہؓ میں اور ارد گرد کا خالی حصہ) میں صرف ایک چادر مبارک (ازار) میں تھے۔اور موقع پر جانے کے لئے آپ نے ایک چادر رداء منگوائی:

فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي(۶۶)

''نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر چل دیے۔''

ایک مرتبہ ایک صحرائی باشندے نے آپ سے جب کچھ مال کا مطالبہ کیا اس وقت آپ گھر سے مسجد میں تشریف لائے ہوئے تھے اور آپ پر گہرے حاشیے والی نجرانی چادر (بطور رداء) تھی۔ حضرت انس بیان کرتے ہیں:

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْمَسْجِدَ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ(۶۷)

''نبی اکرم ایک روز مسجد میں داخل ہوئے، آپ نے موٹے حاشیے والی نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی۔''

حالت آرام میں لباس:

بروایت سیدہ عائشہ آپ رات کو سوتے ہوئے اپنی رداء ایک طرف رکھ دیتے اور ازار کا کچھ حصہ بستر پر بچھا لیتے:

قَالَتْ:لَمَّاكَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَاعِنْدِي،انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَاءَهُ، وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ، فَاضْطَجَعَ(۶۸)

''(حضرت عائشہؓ) فرماتی ہیں: ایک رات جب میری باری تھی تو نبی اکرم ﷺ (عشاء کی نماز سے) واپس تشریف لائے تو اپنے جوتے اتار کر اپنے پاؤں کے قریب رکھ لئے، اپنی چادر (رداء) اتاری، اپنے ازار کا کچھ حصہ بستر پر بچھا لیا اور لیٹ گئے۔''

جب حضرت عمر فاروقؓ بالاخانہ میں آپ سے ملنے گئے تو آپ ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے (کیونکہ آپ صرف ازار پہن کر لیٹے ہوئے تھے)۔ جس کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے تھے۔

فَدَخَلْتُ فَإِذَاالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْأَثَّرَ فِي جَنْبِهِ (۶۹)

''میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا کی نبی کریم ایک چٹائی پر تشریف فرما ہیں، چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر پڑے ہوئے ہیں''

نبی کریم ﷺ نے سفید کپڑا اوڑھ کر بھی آرام فرمایا۔(۷۰)

حالت سفر میں لباس مبارک:

مقام حجر سے گزرتے ہوئے آپ نے اپنی چادر (رداء) ہی سے اپنا سر اور چہرہ ڈھانپ لیا۔اس وقت آپ کجاوے پر تشریف فرما تھے۔ حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالحِجْرِ قَالَ: لاَ تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ، أَنْ يُصِيبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهِ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ(۷۱)

نبی اکرم ﷺ جب مقام حجر سے گزرے آپ ﷺ نے فرمایا: ظالم لوگوں کی بستیوں سے گزرتے ہوئے (انتہائی عاجزی کے ساتھ) روتے ہوئے گزرو ایسا نہ ہو کہ عذاب آلے پھر آپ ﷺ نے سواری پر اپنی چادر سے منہ چھپالیا۔"

سفر ہجرت کے اختتام پر جب قبا میں تشریف آوری ہوئی، اس موقع پر بھی دو چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں اور ابو بکر بھی دو چادروں میں ملبوس تھے۔(۷۲)

دوران جنگ لباس مبارک:

سیدہ اسماءؓ نے اپنے مولیٰ حضرت عبداللہ کو بتایا کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ جُبَّةٌ مِنْ طَيَالِسَةٍ مَكْفُوفَةٍ بِالدِّيبَاجِ، يَلْقَى فِيهَا الْعَدُوَّ(۷۳)

"نبی کریم طیالسی (موٹے کپڑے والا) جبہ جس کے دونوں کف ریشم کے بنے ہوئے تھے، دشمن سے نبرد آزما ہونے پر زیب تن فرمایا کرتے تھے۔"

غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے تنگ آستینوں والی رومی جبہ زیب تن فرمایا(۷۴)

مرض الموت کے ایام میں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ(۷۵)

"رسول اللہ ﷺ پر جب آخری مرض طاری ہوا تو آپ اپنی اونی چادر چہرہ مبارک پر ڈالتے اور جب دم گھٹنے لگتا تو چہرہ کھول دیتے۔"

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ، قَالَ: فَأَقْسَمَتْ بِاللهِ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ فِي هَذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ(۷۶)

"میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو انہوں نے یمن کا بنا ہوا ایک موٹا ازار اور ایک موٹی چادر جسے ملبدہ کہا جاتا تھا، نکال کر دکھائے، پھر وہ قسم کھا کر فرمانے لگیں کہ انہیں دو کپڑوں میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔"

بروایت سیدہ عائشہؓ آپ کو سحول(علاقہ یمن) کے تین سفید باریک سوتی دھلے ہوئے کپڑوں کا کفن دیا گیا۔(۷۷)

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِأَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ...(۷۸)

خلاصہ بحث:

جہاں حیات انسانی کا کوئی گوشہ بھی کی سیرت طیبہ کی راہنمائی سے خالی نہیں ہے وہاں لباس، اس کے احکامات و لوازم سے متعلق بھی احادیث مبارکہ، تاریک رات میں مانند نجوم درست سمت کی جانب راہنمائی کرتی ہیں۔ دور حاضر میں رحمت دو عالم کے پہناوے میں عظیم راہنمائی موجود ہے۔ لباس کے استعمال میں ذاتی مالی حالات اور علاقائی (ملکی) حالات مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ لباس کے استعمال کے حوالے سے آپ کا انداز تمام انسانیت کے لئے ایسی راہنمائی ہے جس میں زندگی

گزارنا آسان ہے۔اسے امام بخاری نے اس طرح بیان فرمایا کہ ما کان النبی یتجوز من اللباس والبسط "نبی اکرم ﷺ کسی لباس اور بچھونوں کے پابند نہ تھے۔" یعنی رحمت دو عالم ﷺ لباس کی کسی بھی قسم پر پابند نہ تھے۔نبی اکرم ﷺ کے لباس مبارک میں سادگی و تسہیل کا پہلو غالب تھا۔آپ ﷺ کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ لباس بنیادی طور پر ستر پوشی کے لئے ہے لہٰذا قابل شرم حصے ہر گز نمایاں نہ ہوں، لباس باعث شرم نہ ہو۔میسر قیمتی لباس بغیر دکھاوے اور شہرت کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔لیکن دستیاب وسائل کے لحاظ سے لباس میں اسراف و تبذیر کا عنصر نہ ہو۔عام علاقائی موسمی لباس استعمال کئے جائیں۔کسی بھی علاقے یا قوم کا مخصوص لباس (جس کے ساتھ کوئی نظریہ قائم ہو) استعمال نہ کیا جائے۔کیونکہ یہ رویہ عالمی انسانی وحدت میں تفریق کا باعث ہو سکتا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

(۱) ڈاکٹر عمر مختار. معجم اللغه العربیه المعاصره ،۱/۸۷۔

(۲) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ،۱/ ۱۹۲۔

(۳) ابن اثیر،النهایه فی غریب الحدیث و الأثر،۲/ ۲۱۷۔

(۴) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ،۱/ ۳۵۵۔

(۵) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ،۱/ ۳۵۷۔

(۶) ڈاکٹر عمر مختار، معجم اللغه العربیه المعاصره،۳/ ۱۸۵۸۔

(۷) محمد اشرف عظیم آبادی،عون المعبود و حاشیه ابن القیم،۱۱/ ۴۷۔

(۸) ابن القیم،زاد المعاد فی هدی خیر العباد،۱/ ۱۳۵۔

(۹) ابن اثیر،النهایه فی غریب الحدیث و الأثر،۱/ ۴۳۲۔

(۱۰) امام نووی، شرح النووی علی مسلم،۴/ ۲۱۹۔

(۱۱) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ،۱/ ۳۵۷۔

(۱۲) محمد اشرف عظیم آبادی،عون المعبود و حاشیه ابن القیم،۲/ ۱۵۴۔ سرخ حلہ کے ضمن میں حافظ ابن القیم کی یہ تصحیح درست معلوم ہوتی ہے کہ جس نے کہا کہ وہ حلہ خالص سرخ رنگ کا تھا،اس میں اور کوئی رنگ شامل نہیں تھا،اس نے غلطی کی۔کیونکہ وہ حلہ دو یمنی چادروں پر مشتمل تھا،ان میں سرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں۔

(۱۳) ابن اثیر،النهایه فی غریب الحدیث و الأثر،۲/ ۸۱۔

(۱۴) محمد اشرف عظیم آبادی،عون المعبود و حاشیه ابن القیم،۴/ ۲۰۔

(۱۵) صحیح بخاری،۳۸۲۹۔

(۱۶) ابن منظور،لسان العرب،۴/ ۲۷۶۔

(۱۷) صحیح مسلم،۱۶۱۔

(۱۸) ابن منظور،لسان العرب،۴/ ۲۷۶۔

(۱۹) ڈاکٹر عمر مختار، معجم اللغه العربیه المعاصره،۲/ ۱۵۵۸۔

(۲۰) صحیح مسلم ۱/ ۲۳۱،۲۷۵۔ صحابی کا لفظ خمار استعمال کرنے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ آپ ﷺ کی کوئی مخصوص علامتی پگڑی نہ تھی۔

(۲۱) سنن نسائی۔۸/۵۳۴۳،۲۱۱۔
(۲۲) مولانا امین،مترجم سنن نسائی۔جلد ۷،ص ۱۹۵۔
(۲۳) سنن نسائی۔۸/۲۱۱،۵۳۴۶۔
(۲۴) صحیح بخاری۔۷/۱۴۶، ۵۸۰۸۔پہلے پہل آپ خود پہن کر مکہ میں داخل ہوئے۔بعد میں آپ نے خود اتار دی جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث : ۱۸۴۶میں فَلَمَّا نَزَعَہٗ کے الفاظ سے ظاہر ہو رہا ہے۔
(۲۵) صحیح مسلم، ۲/۹۹۰۔۱۳۵۸۔
(۲۶) سنن ترمذی۔۱۷۶۴۔
(۲۷) سنن ترمذی، ۴/۲۳۸، ۱۷۶۵۔
(۲۸) ڈاکٹر عمر مختار، معجم اللغه العربیه المعاصره،۲/۸۸۷۔
(۲۹) سنن ابن ماجه۔۳۵۷۸۔
(۳۰) صحیح مسلم،۲۰۷۹۔
(۳۱) ابن منظور،لسان العرب،۴/۱۵۹۔
(۳۲) ابن حجر، فتح الباری،۱۰/۲۷۷۔حافظ ابن حجر نے تفصیلاً حبرہ کی وضاحت کرتے ہوئے فتح الباری میں درج ذیل اقوال آئمہ ذکر کئے ہیں: ”جوہری کہتے ہیں حبرۃ بروزن عنبہ یمنی چادر ہے۔بقول ہروی لائنوں والی منقوش چادر حبرۃ ہے۔داؤدی لکھتے ہیں جس کا رنگ سبز ہو کہ یہ اہل جنت کا لباس ہے۔ابن بطال کہتے ہیں کہ یہ یمنی چادر تھی، روئی سے بنی جاتی تھی اور ان کے ہاں اشرف ثیاب تھی۔بقول قرطبی حبرۃ نام اس لئے پڑا کہ یہ خوب مزین کی جاتی تھی اور تحبیر سے مراد تزئین و تحسین ہے۔“
(۳۳) مسند احمد، ۵/۲۶۴، ۲۲۲۸۳۔
(۳۴) سنن ابن ماجه، ۲/۱۱۸۵، ۳۵۷۹۔
(۳۵) ڈاکٹر عمر مختار،معجم اللغه العربیه المعاصره،۱/۳۴۰۔
(۳۶) سنن ترمذی، ۴/۲۱۸، ۱۷۲۳۔
(۳۷) سنن ترمذی، ۴/۲۴۹، ۱۷۶۸۔
(۳۸) سنن ابن ماجه،۱/۱۵۸، ۴۶۸۔
(۳۹) صحیح مسلم، ۳/۱۶۴۱، ۲۰۶۹۔
(۴۰) محمد اشرف عظیم آبادی،عون المعبود و حاشیه ابن القیم،۱۱/۶۹۔
(۴۱) امام نووی،شرح النووی علی مسلم، ۱۴/۴۳۔
(۴۲) سنن ابن ماجه، ۳۵۶۷۔
(۴۳) سنن ترمذی، ۹۹۴۔
(۴۴) صحیح بخاری، ۵۸۲۷۔
(۴۵) صحیح بخاری، ۵/۶۰، ۳۹۰۶۔
(۴۶) ناصر الدین البانی،سلسله احادیث الصحیحه، ۲۰۰۸۔
(۴۷) سنن ابوداؤد، ۴۰۶۵۔
(۴۸) صحیح بخاری، ۷/۱۵۳، ۵۸۴۸۔

(۴۹) سنن ابو داؤد، ۵۴/۴، ۴۰۷۳۔

(۵۰) صحیح مسلم، ۱۶۴۹/۳، ۲۰۸۱۔

(۵۱) سنن ابوداؤد، ۴۰۷۴۔

(۵۲) صحیح بخاری، ۱۴۶/۷، ۵۸۱۰۔

(۵۳) سنن ابوداؤد، ۴۰۲۰۔

(۵۴) **ناصر الدین البانی**، سلسلہ احادیث الصحیحہ، ۳۳۴/۲، ۷۱۷۔

(۵۵) سنن ترمذی، ۱۷۶۶۔

(۵۶) **ناصر الدین البانی**، سلسلہ احادیث الصحیحہ، ۲۴۲/۳، ۱۲۳۹۔

(۵۷) سنن نسائی، ۲۰۶/۸، ۵۳۲۹۔

(۵۸) صحیح ابن خزیمہ، ۱۱۹/۱، ۱۵۹۔

(۵۹) **ناصر الدین البانی**، سلسلہ احادیث الصحیحہ، ۲۷۴/۳۔

(۶۰) صحیح بخاری، ۸۰/۱، ۳۵۵۔

(۶۱) صحیح بخاری، ۱۴۴/۷، ۵۸۰۱۔

(۶۲) صحیح بخاری، ۱۴۷/۴، ۵۸۱۷۔

(۶۳) صحیح بخاری، ۸۴/۱، ۳۷۶۔

(۶۴) سنن نسائی، ۷۹/۲، ۷۸۵۔

(۶۵) صحیح بخاری، ۹۸/۱، ۴۵۴۔

(۶۶) صحیح مسلم، ۱۵۶۹/۳، ۱۹۷۹۔

(۶۷) صحیح مسلم، ۱۰۵۷۔

(۶۸) صحیح مسلم، ۶۶۹/۲، ۹۷۴۔

(۶۹) صحیح بخاری، ۱۵۲/۷، ۵۸۴۳۔

(۷۰) صحیح بخاری، ۵۸۲۷۔

(۷۱) صحیح بخاری، ۱۴۹/۴۔ ۳۳۸۰۔

(۷۲) صحیح بخاری، ۶۰/۵، ۳۹۰۶۔

(۷۳) مسند احمد، ۵۴۰/۴۴، ۲۶۹۸۶۔

(۷۴) صحیح بخاری، ۱۴۴/۷، ۵۷۹۹۔

(۷۵) صحیح بخاری، ۵۸۱۵۔

(۷۶) صحیح مسلم۔ ۱۶۴۹/۳۔

(۷۷) ابن حجر ،فتح الباری، ۱۴۰/۳۔

(۷۸) صحیح بخاری، ۱۲۷۳/۲، ۷۷۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆